Registered

L No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۵) مطبوعہ ۲۶ - اگست ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

شملہ میں فالتو ڈاک پہنچانے کے لئے سڑک ریلوے پر موٹر کار چلا دینگے اور پانچ گھنٹہ میں راستہ طے ہوگا * **ماہ جولائی میں** چھ ہزار مسافروں نے کالکا شملہ ریلوے میں سفر کیا اور اسباب ۵۰۰۰۴ من لیجایا جا چکا ہے * **میر بادی** کی کیتھلک مشن کو ضلع جھنگ میں ۳۰۸ مربعہ میل رقبہ عطا ہوا ہے * **بدایوان** میں دو جعلی سکہ بنانے والوں کو سات سات سال قید کی سزا ہوئی ہے * **کروگر کی لاش** - ۲۶ جولائی کو کروگر کی لاش ہیگ میں پہنچی - ملکہ نے کفن پر سہرا ڈالنے کے لئے بھیجا - کیبنٹ کے تین ممبران اور کئی سابقہ افراد دفن کے وقت موجود تھے * **نیوچوانگ** کے نزدیک جو جاپانیوں کا جنگ ہوا تھا اس میں روس نے شکست کھائی - روس کے ۷۰۰ آدمی ہلاک بھی ہوئے * **پورٹ آرتھر** کا محاصرہ برابر جاری ہے - ابھی تک اس کے سر ہونے کی امید نہیں * **۶۵ ہزار** جاپانی فوج مصروف محاصرہ ہے اور دو سو بیالیس توپیں بھی موجود ہیں * **اخبار** ٹائمز نے لکھا ہے کہ شروع جنگ سے ابتک ساڑھے ۲۴ ہزار روسی کام آچکے ہیں - علاوہ ازیں روسی لوگ ابتک ۱۳ میدانی ۱۸ میکسیم توپیں بھی چھنوا چکے ہیں * **لنڈن** میں سخت خشک سالی کے بعد ایسی سخت بارشیں ہوئیں کہ بازاروں میں دریا بہ گئے * **مسز مے بریک** نے بعد ۱۵ سال قید بھگت کر مخلصی پائی حالانکہ بجرم قتل خاوند عمر قید

تھی - باقی قید معاف ہوگئی * **چیف کمشنر** آسام ایک ہفتہ کے لئے شملہ جا رہے ہیں * **باب عالی** نے روسی جہازوں کو نہر ڈارڈنلز سے گذرنے کی اجازت دی برٹش گورنمنٹ گوارا نہ کریگی * **ملک معظم** نے لارڈ کرزن کی دوبارہ تقرری بعہدۂ وائسرائے ہند منظور فرمائی ہے * **شہر دمکالہ** (عدن) کے سلطان حیدرآباد دکن میں سیر کو آگئے - پونا میں گورنر سے ملے - ۱۲ توپ کی سلامی ہوئی * **ولایت** میں ایک امیر زادی نے اپنی نوّے برس کا جشن سالگرہ ماہ اپریل میں منایا - اسی روز دوسری امیر زادی نے جسکی عمر صرف چار برس کی تھی ایک گلدستہ عمدہ گلاب کے پھولوں کا اس کو بھیجا * **پنجاب کے دیسی** افسر بھی برٹش افسروں کی مانند لاہور میں سالانہ جلسہ دعوت بڑے دن کو کیا کرینگے * **ہز ایکسیلینسی** لیڈی لیمنگٹن صاحبہ نے لیڈیز کے ایک جلسہ میں فرمایا کہ میں ان انگلش لیڈیز کی قدر کروں گی جو ہندوستانی بہنوں کی عزت کرتی ہیں * **کوئٹہ میں** افواہ ہے کہ برات کے قریب کچھ بے چینی پھیل رہی ہے * **جنرل کروپٹکن** نے حکم دیا ہے کہ ہاربن سے تمام بیکار سامان عناصر علیحدہ کر دیئے جائیں تاکہ فوج کے لئے سرمائی مکانات تعمیر کئے جائیں * **لاسہ میں** سخت جاڑا پڑ رہا ہے فوجوں کو بہت تکلیف ہے * **ولایت** میں ایک بیوہ مسز پرسی سالاڈون نے نیچرل سائنس کی ترقی کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ دیا * **رائٹ ریورنڈ فادر** ڈاکٹر فرے پیلکمن بشپ رومن کیتھلک لاہور کا بروز بدھ بوقت ۵ بجے صبح بمقام ڈلہوزی انتقال ہوگیا * **عدن میں** پانی کی سخت

تکلیف ہے - ایام گرمی میں وہاں ایک مسافر ۳ ہار یومیہ کا پانی پی جاتا ہے * **مقام** ہمبان ٹوٹہ میں دو بوئر قیدی اب تک ایسے ہیں جنہوں نے اطاعت کی قسم نہیں کھائی - انکا یہہ قول ہے کہ مرجانا بہتر ہے اطاعت کی قسم کھانی منظور نہیں * **دریائے کابل** واقع نوشہرہ پر یکم اکتوبر سے ایک منتقل کشتیوں کا پل تیار ہوکے آمد و رفت شروع ہوجائیگی * **نوشہرہ چھاؤنی** آجکل ترقی پکڑتی جاتی ہے - تھوڑے عرصہ میں بڑی رونق کی جگہ ہوجائیگی * **دریائے کورم** خوب چڑھاؤ پر ہے - زمیندار لوگ بہت گھبرا رہے ہیں کہ کہیں کھیتوں میں پانی نہ جا پہنچے کیونکہ اس سے فصلوں کو نقصان پہنچیگا * **کوئی روسی** ۲۱ برس کی عمر تک بالغ نہیں ہوتا ہے اور یہہ پابندی ہے کہ اپنی آمدنی کے ۴ حصے اپنے بزرگوں کی نذر کرے * **لارڈ کرزن صاحب** ۱۴ اکتوبر کو داخل ہندوستان ہونگے اور سیدھے شملہ جائینگے کشمیر کا ارادہ ملتوی رکھا گیا * **جاپانی** زبان میں لفظ میں کے لئے ۱۸ الفاظ ہیں ہر ایک شخص اپنے اپنے مرتبہ کے موافق لفظ استعمال کرتا ہے * **پادری** ڈاکٹر مرڈوک نے بعمر ۸۵ سال میلے کے باغات میں نمونیا سے وفات پائی عرصہ ساٹھ سال کا ہوا کہ مرحوم نے مدراس میں آکر کرسچن لٹریچر سوسائٹی میں بڑی مدد دی * **خبر ہے کہ** بشپ ہنٹنگڈن نیویارک نے بروز منگل اس عالم ناپائیدار سے کوچ کیا اور انکی وفات کی خبر پہنچتے ہی ان کے لائق بیٹے جارج پروفیسر عبرانی زبان نے بھی ڈرموتھ کالج میں اپنے مرحوم والد کا ساتھ دیا * **انتنانا ناریو** دار الخلافہ مڈغاسکر کے قریب بھی بڑی بڑی سونے کی کانیں معلوم ہوئی ہیں *

ایڈیٹوریل نوٹس

پراویڈنٹ فنڈ

سب پر ظاہر ہے کہ مسیحی مشنوں کے درمیان یتیموں اور بیواؤں کی کیسی خدمت اور پرورش ہو رہی ہے اور اس کار خیر کے عمدہ عمدہ تجاویز نکالی گئی ہیں اور اُن پر عملدرامد بھی ہو رہا ہے۔ مگر جہانتک غور کیا گیا ہے ایک امر کیطرف سے عنقریب کل مسیحی مشنیں بے پروا ہیں۔ یعنی جب کوئی ملازم مشن مدت تک بیمار پڑا رہے یا کسی خاص وجہ سے ملازمت کے قابل نہ رہے یا ملازمت دیر تک نہ ملنے کے سبب بیکار بیٹھا رہے تو وہ کسطرح اپنے عیال و اطفال کا پیٹ پالے۔ یہہ ایک بڑی مشکل ہے جو خصوصاً مشن کے ملازمین کو پیش آتی ہیں جنکا حل کرنا مسیحیوں اور مشنری صاحبان اور خود ملازمان مشن کے لئے ایک مشکل امر ہو جاتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنیکے لئے میری دانست میں سب سے عمدہ طریقہ یہہ ہوگا کہ مشن کیطرف سے مشن کے ملازمان کیلئے ایک پراویڈنٹ فنڈ افتتاح کیا جاوے یعنی مشن کے ملازمان کو یہہ اجازت دیجاوے یا ایک گونہ انپر زور دیا جاوے کہ وہ اپنی تنخواہ سے بشرح معقول ایک مناسب رقم ہر ماہ میں ہر ایک اپنے اپنے مشنری پاس جمع کرتا رہے اور مشن اس رقم کو بنک میں جمع کر رکھے اور وہ روپیہ کسی صورت سے ملازموں کو نہ ملے مگر صرف اُسی وقت جبکہ مذکورہ بالا یا اُسی قسم کی تکالیف درپیش آویں۔ اگر بنظر غور دیکھا جاوے تو اس انتظام میں دیسی کلیسیاؤں اور خصوصاً مشن کے ملازموں کی اعلیٰ درجہ کی بہتری اور بہبودی منصور ہے اور غیر دیسی مشنریوں کی دیسی کلیسیاؤں کے ساتھ ہمدردی اور اعانت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

متی ۳۸:۱۱

”جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کے میرے پیچھے نہیں آتا میرے لائق نہیں۔“ نیچر میں یہہ ایک مسلمہ اصول دیکھنے میں آتا ہے کہ دکھ کے بعد سکھ اور سکھ کے بعد دکھ ہوتا ہے۔ جسمانی آسائش کے تمام لوازمات اور دنیاوی خوشی کے تمام سامان دکھ ہی سے میسر آتے ہیں اور دکھ میں سے سکھ پیدا ہوتا ہے یہہ ایک عجیب اصول ہے جو افلاطون کے الفاظ میں یوں ہے کہ ”نقیض سے نقیض پیدا ہوتی ہے“ (فلیڈو ۷۰) روحانی عالم میں بھی یہی قاعدہ جاری ہے۔ جو کوئی اپنی جان کیلئے حیات سرمدی اور بہشت ابدی حاصل کرنا چاہتا ہے ضرور ہے کہ وہ اس دنیا میں دکھ اُٹھاوے وہ دکھ جو ہئیت کی زندگی کے حقیقی متلاشی کو اُٹھانے ہیں۔ خدا کی بادشاہت اور اسکی راستبازی کے لئے اُٹھانے ہیں۔ خدا کی وہ بادشاہت اور راستبازی مسیح خداوند ہے۔ اس کا نتیجہ یہہ ہے کہ وہ شخص خدا کے لائق ہو جائیگا اور ہمیشہ تک خوشی اور خرمی کرتا رہیگا۔

نئے ڈپٹی کمشنر صاحب کی آمد

۱۷ ماہ حال کو ہمارے معظم و مکرم ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر مسٹر فاکس سٹرینگویز صاحب بہادر یہاں سے تبدیل ہو کر روانہ ہوئے اور نئے ڈپٹی کمشنر صاحب جناب رائے بہادر دیوان ٹیک چند صاحب بہادر تشریف لائے انکا الوداعی اور خیر مقدم جلسہ رؤسا کیطرف سے بیرون شہر متصل ریلوے اسٹیشن لودیانہ (سٹیشن محل) رکھہ گھر میں منعقد ہوا۔ ہمارے کرمفرما دیوان صاحب موصوف نے بڑی دلجوئی اور آزادی اور خندہ پیشانی سے تمام رؤسا کے ساتھ ملاقات کی اور بڑے التفات سے پیش آئے۔ دیوان صاحب بڑے نیک طینت اور ملنسار اور ہر دلعزیز ہیں اور قریباً دو آدھا سال کا عرصہ ہوا ہے کہ آپ پہلے بھی یہاں اسی عہدہ پر مشرف ہو چکے ہیں۔ امید واثق ہے کہ ان کے عہد حکومت میں ان کی رعایا ان کے سایہ عاطفت میں بڑی امن و چین سے بسر کریگی۔

التماس

(۱) ہم اپنے ناظرین اور پادری صاحبان سے ملتجی ہیں کہ براہ مہربانی وقتاً فوقتاً اپنی اپنی مشنوں اور کلیسیاؤں کے متعلق مسیحی خبریں ارسال کرتے رہا کریں تاکہ اس سے باہمی مشنوں اور کلیسیاؤں کا اتحاد اور دینی واقفیت پیدا ہو۔

(۲) ہم بڑے مشکور ہیں اُن اصحاب کے جو اکثر اپنے مضامین اور مراسلات سے اس اخبار کو یاد فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن اُن سے یہہ عرض کرتے ہیں کہ اگر اُن کے مضامین کی اشاعت میں کبھی تاخیر ہو جاوے تو ناشکیبائی کو جگہ نہ دیں کیونکہ ہمارا یہہ شیوہ نہیں ہے کہ اُن نامہ نگاروں کے مضامین کو مفقود سمجھکر ردی میں پھینک دیں جو اپنے قلم سے خداوند کی خدمت کرتے ہیں۔

دھوکا باز آدمی کبھی نہ کبھی ضرور پکڑے ہی جاتے ہیں اپنی طرف سے تو چالاکی کرنے میں بڑے ہوشیار ہوتے ہیں اور اپنی بے ایمانی سے کئی دفعہ بچ جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں حوصلہ ہو جاتا ہے چنانچہ چند روز کا عرصہ ہوا کہ یہاں کے ایک مارواڑی سردار ملساجی کے ہاں چند اشخاص آئے۔ جنکے نام یہہ ہیں رحیم تلا۔ نوشیر۔ بھاگ مانو ولی محمد۔ پیر بخش۔ موہن لال۔ تارا چند۔ ان شخصوں نے کیا حکمت کی کہ چند زیور پیتل کے بنائے اور اُن زیور کو اسطرح بنایا کہ سچ مچ سونے کے معلوم ہوتے تھے انہوں نے اگر وہ زیور ان مارواڑی صاحب کے ہاں امانت رکھے اور چھ سو روپیہ لیکر بھاگنے کو ہی تھے کہ گرفتار ہو گئے اور انکی چالاکی کا سارا بھید کھل گیا۔ عدالت میں جرم ثابت

مضامین

ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی پر ایک نظر

اس پرچہ کے آغاز میں ہمارے معزز اور ژرف نگاہ اڈیٹر صاحب نے روح القدس کے عنوان سے قریباً دس صفحہ کا ایک مبسوط آرٹیکل لکھا ہے جسے اسکو بغرض دقیق تعمق سے از آغاز تا انتہا مطالعہ کیا معلوم ہوا کہ ہمارے لائق اڈیٹر صاحب نے بڑی بلند پروازی اور ژرف نگاہی سے محمدی روشنی میں اس مضمون کو لکھا اور یہہ بتلایا ہے کہ روح القدس کیا ہے اور اس کا کام کیا ہے حتی المقدور جناب والا نے قرآن اور حدیث سے اپنے مافی الضمیر کی تائید میں حوالے دئیے ہیں مگر جہاں تک ہم نے دیکھا اڈیٹر صاحب ممدوح نے مضمون کے لکھنے میں بڑا بھاری مغالطہ کھایا کیونکہ وہ اپنی تحریر میں آپ ہی متبائن ہیں جس سے کوئی معین اور صحیح نتیجہ ہرگز نہیں نکل سکتا ہماری دانست میں یہہ مضمون اڈیٹر صاحب کے منصب اور لیاقت کے مقابل میں بہت ہی گرا ہوا نظر آتا ہے ؏

روح القدس کی تعریف کرتے ہوئے آپ صفحہ ۲۲۱ میں سورۃ الطارق کا حوالہ دیکر یوں تحریر فرماتے ہیں (۱) "ہر ایک نفس پر ایک فرشتہ نگہبان ہے یہہ صاف دلالت کر رہی ہے کہ جیسا انسان کے ظاہر وجود کے لئے فرشتہ مقرر ہے جو اس سے جدا نہیں ہوتا ویسا ہی اس کے باطن کی حفاظت کیلئے بھی مقرر ہے جو باطن کو شیطان سے روکتا ہے اور گمراہی کی ظلمت سے بچاتا ہے اور وہ روح القدس جو خدا تعالے کے خاص بندوں پر شیطان کا تسلط ہونے نہیں دیتا" (۲) ۲۲۲ صفحہ کے ذیل میں ایک حدیث کا حوالہ دیکر وہ یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس حدیث سے صاف اور کھلے طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جیسی ایک داعی شر انسان کے لئے مقرر ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے ایسا ہی ایک داعی خیر بھی ہر ایک بشر کے لئے موکل ہے جو کبھی اس سے جدا نہیں ہوتا اور ہمیشہ اس کا قرین اور رفیق ہے" اور آگے چلکر صفحہ ۲۲۳ پر آپ یوں رقم فرماتے ہیں (۳) "ہماری تقریر مندرجہ بالا کا صرف یہہ مطلب ہے کہ روح القدس کی اعلیٰ تجلی کی یہہ کیفیت ہے کہ جب لقا اور لقا کے مرتبہ پر محبت الٰہی انسان کی محبت پر نازل ہوتی ہے تو یہہ اعلیٰ تجلی روح القدس کی ان دونوں محبتوں کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے جس کے مقابل پر دوسری تجلیات کالعدم ہیں" (۴) "خدا تعالے کا ایک بندھا ہوا قانون ہے کہ ہر ایک محبت کے اندازہ پر الٰہی محبت نزول کرتی رہتی ہے اور جب انسانی محبت کا ایک دریا بہ نکلتا ہے تو اس طرف سے بھی ایک دریا نازل ہوتا ہے اور جب وہ دونوں دریا ملتے ہیں تو ایک عظیم الشان نور ان میں سے پیدا ہوتا ہے جو ہمارے اصطلاح میں روح القدس سے موسوم ہے" (۵) "خدا تعالے نے انسان کے لئے ابتلا کے طور پر دو روحانی داعی مقرر کر رکھے ہیں ایک داعی خیر جس کا نام روح القدس ہے اور ایک داعی شر جس کا نام ابلیس اور شیطان ہے یہہ دونوں داعی صرف خیر یا شر کی طرف بلاتے ہیں مگر کسی بات پر جبر نہیں کرتے" اور صفحہ ۲۲۶ کے ذیل میں آپ یوں فرماتے ہیں" (۶) "اور جب ہم ان میں سے کسی کا نام داعی الی الخیر رکھینگے تو اسکو ہم روح القدس یا جبرئیل کہینگے" اور صفحہ ۲۲۷ پر یوں مرقوم فرماتے ہیں (۷) "قرآن کریم میں روح القدس کا نام نور ہے" ؏

اب ناظرین اقتباسات مندرجہ بالا کے باہمی مقابلہ سے معلوم کر سکتے ہیں کہ معزز اڈیٹر صاحب نے روح القدس کی ہستی اور اس کے کام کی کیسی مہمل اور بے ربط اور متبائن تعریف کی ہے۔ پہلے حوالہ میں آپ روح القدس کو شیطان کے مقابلہ میں انسان کے باطن کا محافظ قرار دیتے ہیں۔ دوسرے میں شیطان کے مقابل میں جو داعی الی الشر ہے روح القدس کو داعی الی الخیر قرار دیا ہے یعنی خیر کی طرف بلانے والا جیسا کہ پانچویں حوالے سے معلوم ہوتا ہے۔ اب یہاں پر اظہر من الشمس یا بین الامس ہے کہ روح القدس کے کام تقریر ہذا کی رو سے آپسمیں مختلف ہیں۔ پہلے حوالہ میں وہ نگہبان فرشتہ قرار دیا گیا ہے اور دوسرے اور پانچویں میں داعی الی الخیر۔ پہلے فقرہ میں روح القدس شیطان کے ساتھ جنگ کرتا ہوا نظر آتا ہے مگر دوسرے اور پانچویں میں وہ صرف خیر کی طرف بلانے والا اور کسی بات پر جبر نہ کرنیوالا ظاہر کیا گیا ہے۔ جنگ کے میدان مخالف کے ساتھ بڑی کشمکش جدوجہد اور بڑا جبر کرنا پڑتا ہے مگر محض داعی الخیر ہونے میں جبر کا شائبہ گمان بھی نہیں پایا جاتا یہہ دونوں باتیں آپسمیں ٹھیک ویسی ہی متناقض ہیں جس طرح سے کہ آگ اور پانی اگر روح القدس شیطان پر جبر نہیں کرتا ہے تو وہ حق حفاظت ادا نہیں کرتا اور اگر جبر کرتا ہے تو حق حفاظت تو ادا کرتا ہے مگر خدا کی مقررہ بات کا مقابلہ کرتا ہے کیونکہ داعی الی الشر بھی خدا ہی کا متعین کردہ شدہ ہے (دیکھو حوالہ ۵) اور یہہ متناقض افعال روح القدس جلیل کی صفت نبیل نہیں ہو سکتی ؏

ایک ایکڑ زمین سے ایک صدی بھر کاشت کرنے میں بارہ ہزار پونڈ وزن القلی نمک ضائع ہوتے ہیں ؏

ستیارتھ پرکاش درپن

(۹۵) سوال

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے ایسے کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور ان سے بھی بڑے کام کریگا۔ (یوحنا ۱۴: ۱۲) ؛

(محقق) دیکھئے جو عیسائی لوگ عیسیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں وہ اسکی مانند مُردوں کو زندہ کرنیکا کام کیوں نہیں کر سکتے ؟ اور اگر ایمان لانے سے بھی معجزے نہیں دکھا سکتے تو تحقیق جاننا چاہئے کہ عیسیٰ نے بھی معجزے نہیں دکھائے ہونگے۔ خود عیسیٰ ہی کہتا ہے کہ تم بھی معجزے کروگے لیکن آجکل کوئی بھی عیسائی ایک معجزہ نہیں کر سکتا۔ اِس لئے جس کے دل کی آنکھیں پھوٹ گئی ہوں وہ عیسیٰ کو مُردوں کے زندہ کرنیوالا مان لے ؛

(رہبر) ایسی معجزانہ قدرت کے عطیہ کا یہہ سبب جتلایا تھا۔ کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں مسیح کی جسمانی غیر حاضری میں ایسی قدرت کا دیا جانا ضروری تھا تاکہ شاگرد بے دل اور آوارہ نہ ہو جاویں اور خداوند کے کام کو ضُعف نہ پہنچے۔ اور اس سے یہہ بھی ظاہر ہے کہ بلا ضرورت معجزانہ قدرت محض کھیل تماشہ کے لئے نہیں دی جاتی تھی۔ اور یہہ قدرت خداوند نے اُنکو آسمان سے نازل کرنے کا وعدہ فرمایا تھا (اعمال ۱: ۸) ؛

یہہ بھی یاد رہے کہ اس وعدہ میں خداوند نے دو قسم کے کام بتلائے۔ اپنے جیسے کام اور اُن سے بڑھکر کام۔ اور یہہ وعدہ لفظ بلفظ پورا ہوا جس سے خداوند کی الٰہی قدرت اور بھی زیادہ ثابت ہوئی کہ وہ صرف خود ہی معجزے کرتا تھا بلکہ ایسا قادر تھا کہ اوروں کو بھی یہہ قدرت دے سکتا تھا جسطرح خدا نے موسیٰ اور ایلیاہ کو قدرت بخشی تھی ؛

اوّل یہہ وعدہ ایمان لانے والوں کے درمیان پُورا ہو گیا تھا۔ رسولوں اور اَوروں نے بھی خداوند یسوع کے نام سے ویسے ہی معجزے دکھلائے جیسے خداوند نے دکھلائے تھے۔ بخوف طوالت صرف وہ حوالے درج کئے جاتے ہیں جہاں اُن معجزات کا ثبوت ملتا ہے۔ دیکھو ؛

مرقس ۱۶: ۱۷-۲۰- ہر جگہ معجزے کئے گئے۔ منادی کے ثبوت میں ؛

اعمال ۳: ۱-۸- ایک جنم کے لنگڑے کو اچھا کیا ؛

اعمال ۵: ۱۲-۱۶- بہت سے نشان اور عجیب کام رسولوں سے ظاہر ہوئے ؛

بیمار اور ناپاک روحوں والے کثرت سے اچھے کئے گئے ؛

پطرس کا سایہ پڑنے سے بیمار تندرست ہوتے تھے ؛

اعمال ۸: ۴-۸- فلپس نے ناپاک روحوں اور بہت سے مفلوجوں اور لنگڑوں کو اچھا کیا ؛

اعمال ۹: ۳۲-۴۲- پطرس نے ایک مفلوج کو اچھا کیا اور ایک مُردہ لڑکی کو زندہ کیا ؛

اعمال ۱۴: ۸-۱۱- پولوس نے ایک جنم کے لنگڑے کو اچھا کیا ؛

اعمال ۱۶: ۱۶-۱۸- ایک غیب دان بدروح کو ایک لونڈی میں سے پولوس نے نکالا ؛

اعمال ۱۹: ۱۱-۱۲- پولوس کے خاص خاص معجزے

اعمال ۲۸: ۲-۵- پولوس کا سانپ سے بے ضرر رہنا ؛

معلوم ہووے کہ معجزات مذکورہ کے ساتھ ہی ساتھ یہہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اُن معجزات کی غرض کثرت سے پُوری ہوتی گئی یعنے جگہ بجگہ لوگ کثرت سے ایمان میں شامل ہونے گئے۔ اور رسولوں کی حین حیات میں دین عیسوی تمام رومی سلطنت میں اور اس سے باہر بھی جاری ہو گیا تھا۔ دیکھو اس بڑی سلطنت کے لوگ یعنے یہودیہ۔ سیریا۔ ایشیا کوچک۔ پارتھیا۔ یونان۔ اٹلی۔ مصر۔ اور حبش اور جزائر کے لوگ رسولوں اور اُن کے مریدوں کے معجزے بچشم خود دیکھہ دیکھکر خداوند یسوع کے نام پر ایمان لائے تھے اور اپنے دیوتوں اور درن اور سوما (چاند) وغیرہ کو ترک کر دیا تھا مگر پنڈت دیانند صاحب اِن واقعات سے نادان ہوکر کہہ گئے کہ عیسائی معجزے نہیں کر سکتے اور اس لئے عیسیٰ نے بھی نہیں کئے تھے۔ حالانکہ اِس کا برعکس ثابت ہے ؛

دوم۔ ایمان لانے والا اِن سے بھی بڑے کام کریگا اُن کاموں سے بڑے جنکا ذکر اوپر ہوا لیکن اُنکی بڑائی کس بات میں سمجھی جاوے ؟ زیادہ مفید اور وسیع ہونے میں۔ خداوند کے معجزے لوکل اور صرف اُن لوگوں کے لئے مفید تھے جنپر کئے گئے تھے لیکن اس کے ایماندار ایسے معجزے کرنے کی قدرت پاوینگے جو فائدہ دہی میں عالمگیر ہونگے۔ اور ایسے معجزوں کی ضرورت تھی کیونکہ رسولوں اور اُن کے بعد کلیسیا کے سامنے کُل دنیا ایسے معجزوں کی محتاج پڑی تھی۔ اور وہ معجزے خداوند نے اپنے بندوں کے ذریعے دکھلانے کا انتظام کیا۔ اور انکا شروع پنتی کست سے ہوا جب روح القدس خداوند کے وعدے کے مطابق نازل ہوا اور شاگردوں کو طرح طرح کی زبانیں بولنے کی قدرت ملی اور زمین کی حدوں تک مسیح کے نام کی گواہی دلوانیکا بندوبست جاری ہوا چنانچہ اُس وقت سے لیکے زمانہ حال تک کلیسیا کی تواریخ نے یہہ ظاہر کیا ہو کہ (۱) انسان کے دلوں اور زندگیوں پر کیسا عجیب اثر ہوا ہے یعنی ایمانداروں کے وسیلے سے۔ (۲) سچائی کو سکھلانے اور انسانی تکلیفوں اور بیماریوں کو دُور کرنے کے لئے کیسے عظیم انتظام وقوع میں آئے ہیں (۳) بشارت کا کام متواتر قوّت سے قوت تک حیرت انگیزی کے ساتھہ بڑھتا



گیاہے (۴) کلام اللہ کے ترجمے روئے زمین کی کل زبانوں میں کئے گئے ہیں۔ (۵) ان کاموں کو زیادہ اور جلدی جلدی وسعت دینے کے لئے خداوند نے اپنے بندوں کو چھاپنے کی کل ایجاد کرنے اور سٹیم کی طاقت دریافت کرنے کی طاقت بخشی۔ (۶) سارے کرہ زمین کی آبادی دریافت ہوگئی۔ خداوند کے وقت ان میں سے کوئی بات بھی حاصل نہ تھی۔ ایسے کام اس کے ایام میں ظہور میں نہیں آئے تھے پس یہہ نادر کام جو مسیحی لوگوں کے ذریعہ ظہور میں آئے ہیں ثابت کرتے ہیں کہ خداوند کا وعدہ اب تک پورا ہورہا ہے کہ تم ان سے بھی بڑے کام کروگے اور کہ وہ خداوند یسوع جسپر عیسائیوں کا ایمان ہے لاریب قادر خداوند ہے ؛

اور بھی دیکھو کہ خداوند کا اصل اور بڑا کام یہہ تھا کہ وہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے اور بچانے آیا تھا (لوقا ۱۹: ۱۰) ایمانداروں کو بھی ایساہی کرنے کی ہدایت ہوئی (یعقوب ۵: ۲۰) اور وہ کرتے بھی ہیں۔ لہٰذا ہر ایماندار جو روح القدس کی مدد سے کسی گنہگار کو بچاتا ہے تو وہ معجزہ کرتا ہے مفلوج کو اچھا کرنے یا اندھے کو آنکھیں دینے کی بہ نسبت بہتر معجزہ کرتا ہے۔ ایسے کام اور ایسی حالت کو خداوند نے خود ہی جسمانی معجزوں سے افضل ٹھہرایا (لوقا ۱۰: ۲۰) پس ظاہر ہے کہ پنڈت دیانند جی نے جو اعتراض کیا وہ نادانی سے کیا۔ بائبل سے آپ بالکل ناواقف تھے ورنہ ایسے ناشائستہ کلمات تحریر نہ کرتے ؛

راقـــــــــــم
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس

گائیکواڑ صاحب بڑودہ نے اپنی ریاست میں جبری تعلیم دینے پر کمر باندھی ہے بہت مناسب ہے ؛

ادوم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اس کے قریب ۵۰ برس کے بعد یہوداہ کے بادشاہ امصیاہ نے ایک مرتبہ ادوم پر حملہ کیا اور وادی شور میں...... ادومی مارے اور سلع کا شہر جنگ کرکے لے لیا اور اسکا نام یقتیل رکھا ۲ سلاطین ۱۴: ۷ آیت سلع کے شہر سے ادوم کا دارالخلافہ پترا مراد ہے۔ اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ادومی پھر آزاد ہوئے اور آخز بادشاہ کے دنوں میں یہوداہ پر چڑھ آئے اور بہت سے یہودیوں کو اسیری میں لے گئے جسپر آخز نے اسور کے تگلت پلاسر سے مدد مانگی ۲ تواریخ ۲۸: ۱۶ و ۱۷ آیات۔ قدیم تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ تگلت پلاسر سوئم تھا سنہ ۷۳۲ قبل از مسیح اس نے آرام کے بادشاہ رضین کو قتل کیا اور آرام کے دارالخلافہ دمشق میں ایک دربار کیا جسمیں بہت سے بادشاہ اسکو خراج دینے اور اسکی تابعداری کو قبول کرنیکے لئے حاضر ہوئے۔ ان بادشاہوں میں یہوداہ کا بادشاہ آخز اور کاؤس ملک حاضر تھے۔ اس کے بعد شاہ اسور سارگن کے ایام میں اس کے خلاف ایک بڑی شورش ہوئی جسمیں ادوم موآب اور یہوداہ وغیرہ سب شامل تھے اور آخر کو یہہ دبائے گئے اور انہوں نے اسور کے بادشاہ کو خراج دیا سنہ ۷۱۱ قبل از مسیح سنہ ۷۰۱ قبل از مسیح میں پھر ادوم اسور کے خلاف بغاوت میں مل گیا پر سنحیرب بادشاہ نے پھر اسکو اور اسکے ساتھیوں کو دبا دیا ؛

اس کے بعد اسوری سلطنت کی بڑی تنزلی ہوئی اور سنہ ۶۲۶ قبل از مسیح مادی اور بابل کے شاہزادے نبوپلاسر کے ہاتھ سے اسوری سلطنت بالکل برباد کی گئی سو اس عرصہ میں آس پاس کی قومیں پھر سر بلند ہوئیں اور یوں ادومیوں کو موقع ملا کہ یہودیوں کے خلاف اپنی پرانی دشمنی کی آگ کو از سر نو بھڑکا دیں۔ چنانچہ نبوپلاسر کے بیٹے نبوکدنضر نے جب یروسلم پر حملہ کیا تو ادومی اُس کے ساتھ مل گئے اور یروسلم کی بربادی پر نہایت خوش ہوئے۔ جب یہودی اسیر ہوکے تو بابل کو جاتے وقت اُن بیچارے یہودیوں میں سے بعض جو بھاگ جاتے تھے اسوقت ادومی گھاٹی میں کھڑے ہوکر انکو پکڑ پکڑ کے قتل کرتے تھے یا دشمنوں کے حوالہ کرتے تھے نوحہ ۴: ۲۱ و ۲۲ آیات اور حزقی ایل ۳۵: ۵ آیت اور عبدیاہ ۱۰-۱۶ آیت تک۔ ان دنوں میں ادومی بہت خوشحال تھے۔ دولت و عزت و علم و شائستگی میں یہہ لوگ کچھ کم نہیں تھے بلکہ بعض باتوں میں آس پاس کی قوموں کی نسبت زیادہ فوقیت بھی رکھتے تھے۔ پر غرور اور کینہ دو بڑے گناہ انمیں پائے جاتے تھے۔ چنانچہ انہیں باتوں کے سبب انپر بربادی کا حکم ہوا ؛

ادوم کی بربادی کی نسبت بائبل میں بکثرت پیشگوئیاں ہوئیں۔ اس امر میں ذیل کے مقامات ضرور بالضرور پڑھو ؛

گنتی ۲۴/۱۸ آیت یسعیاہ ۲۱/۱۱ و ۱۲ و ۳۴/۶ اور ۳۴/۵-۷ اور ۱۱-۱۷ آیات یرمیاہ ۴۹/۷-۲۲ نوحہ ۴/۲۱-۲۲ حزقی ایل ۲۵/۱۲-۱۴ و ۳۵/۲-۱۵ و ۳۶/۲-۵ یوایل ۳/۱۹ عموس ۱/۱۱ و ۱۲ عبدیاہ کی کل کتاب ملاکی ۱/۲-۴ آیات ؛

جیسا کہ پیشتر بیان ہوا کہ کینہ اور غرور اُن کے دو بڑے گناہ تھے سو یرمیاہ یوں لکھتا ہے تیرے رعب نے تیرے دل کے غرور نے تجھے فریب دیا اے تو جو پہاڑ کے رخنوں میں رہتی ہے اور کوہ کی چوٹیوں کو پکڑتی ہے۔ باوجودیکہ تو اپنا آشیانہ عقاب کی مانند اونچا باندھے تو بھی میں وہاں سے تجھے اتارونگا خداوند کہتا ہے اور ادوم بھی جائے حیرت ہوگا ہر ایک جو اسکی طرف سے گذریگا حیران ہوگا اور اسکی ساری آفتوں کے سبب

پیسکار کریگا۔ جسطرح سدوم اور عمورہ اور اُن کے آس پاس کے شہروں کا حال تھا جب وہ غارت ہوگئے تھے۔ سو اسمیں بھی آدمی نہ بسیگا نہ آدمزاد اسمیں رہیگا خداوند کہتا ہے یرمیاہ ۴۹: ۱۶-۱۸ آیات پھر حزقی ایل لکھتا ہے ازبسکہ ادوم نے اہل یہوداہ سے کینہ کشی کی اور اُن سے اپنا انتقام لیکے گناہ کیا۔ اس لئے خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے کہ میں اپنا ہاتھ ادوم پر چلاؤنگا اور اسمیں کے انسان اور حیوان کو نابود کردونگا اور تیمن سے لیکے اُسے ویران کردونگا اور ددان کے لوگ بھی تلوار سے مارے پڑینگے اور میں اپنی گروہ اسرائیل کے ہاتھ سے ادوم پر اپنا قہر نازل کردونگا اور وہ میرے غضب اور خشم کے مطابق ادوم سے سلوک کرینگے سو وہ انتقام جو میں لیتا ہوں وہ معلوم کرینگے خداوند یہوواہ فرماتا ہے حزقی ایل ۲۵: ۱۲-۱۴ آیات تک ؛

جس بنوکدنضر کے ساتھ ملکر ادوم نے یہوداہ سے انتقام لیا اُسی بنوکدنضر کے ہاتھ سے ادوم کو پہلے سزا ملی۔ یروسلم کو برباد کرنیکے بعد بنوکدنضر نے آس پاس کی تمام قوموں پر سخت حملہ کیا اور ادوم میں داخل ہوکر بڑی خونریزی کی ؛

مذکورہ بالا حزقی ایل کی پیشین گوئی میں خدا کہتا ہے میں اپنی گروہ اسرائیل کے ہاتھ سے ادوم پر اپنا قہر نازل کردونگا۔ پھر عبدیاہ ۱۸ آیت میں تب یعقوب کا گھرانا ایک آگ ہوگا اور یوسف کا گھرانا شعلہ اور عیسو کا گھرانا پوآل اور وہ اُن کے درمیان بھڑکینگے اور اُنکو کھا جائینگے اور عیسو کے گھرانے سے کوئی نہیں بچیگا کیونکہ خداوند نے یہہ فرمایا۔ ان پیشین گوئیوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل کے ہاتھ سے ادوم کا انتقام لیا جائیگا۔ چنانچہ مکابیوں کے دنوں میں ادومیوں نے پھر یہودیوں پر حملہ کیا۔ پر یہوداہ مکابی نے سنہ ۱۶۴ قبل از مسیح انکو اپنے ملک سے ہانک دیا اور سنہ ۱۶۵ قبل از مسیح ادوم پر حملہ کیا اور یوں حزقی ایل اور عبدیاہ کی پیشگوئیوں کو پورا کیا۔ اسکی بابت ۱ مکابی ۵: ۳-۵ و ۶۵ آیت میں یوں لکھا ہے اُس وقت کہ عیسو کی اولاد نے اسرائیل کا محاصرہ کیا تھا۔ یہوداہ مکابی نے ادوم کے شہر اکربا تن میں اُن کے ساتھ جنگ کیا اور انکو کامل شکست دی اور انکی تمام دولت لوٹ لی کیونکہ وہ پیشتر کینہ وری سے اسرائیل کیلیے پھندا اور خطرہ بن گئے تھے اور انکو قتل کرنیکے لئے گھات میں کھڑے ہوئے تھے۔ سو اسکو یعنے یہوداہ مکابی کو یہہ باتیں یاد آئیں اور اُس نے انکا محاصرہ کرکے انکو اپنے شہروں میں بند کر رکھا۔ بعد کو اُس نے شہروں کو مع اُن کے باشندوں کے آگ سے جلا دیا۔ اِس کے بعد اُس نے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملکر ادوم کے دکھنی اطراف میں عیسو کی اولاد سے جنگ کیا اور گرد و نواح کے شہروں کو جلا دیا ؛

مکابی خاندان میں سے یوحنا ہرکنس نام ایک یہودی بادشاہ نے ۱۰۹ قبل از مسیح ادوم پر سخت حملہ کیا اور انکو اسقدر شکست دی کہ ادومی یہودیوں کا مذہب تک اختیار کرنیکے لئے مجبور ہوئے ؛

لیکن ان حملوں سے بھی ادوم معدوم نہ ہوا اُس کے شہر پھر بنائے گئے ادومی پھر سربلند ہوئے رومیوں نے جب یروسلم پر حملہ کیا تو ادومی انٹی پیٹر نے* ہرکنس ثانی کو ادوم میں پناہ لینے کے لئے بلایا پر رومی سپہ سالار پمپیوس نے اُسپر رحم کرکے اسکو سردار کاہن مقرر کیا (سنہ ۶۳ قبل از مسیح) اِس کے بعد جولیس قیصر نے سنہ ۴۷ قبل از مسیح ادومی انٹی پیٹر کو یہودیہ سمریا اور جلیل بحیر روم کی طرف سے پراکیوریٹر (حاکم) مقرر کیا اسی کا بیٹا ہیرودیس تھا۔ جو یہودیوں کا بادشاہ بنا۔ سو ادوم پھر یہودیوں پر سرفراز ہوا ؛

(پادری پی سی اپلی رائے)

*حاشیہ یوحنا ہرکنس کے پوتے ؛

گذرے ایام

اگر خدا کی مرضی ہوتی کہ ہمیں قدرتی فوٹوگرافر کے تمام آئینہ دے سکتا جنپر بنی آدم کے ہر فرد کے ہر موقعہ اور وقت کی تصاویر لی جا چکی ہیں یا اگر ہمیں اس فوٹوگرافر کی ایک ے سکتا جسمیں تمام تصاویر انسانی چسپاں ہیں اور اگر مجھے اجازت ہوتی کہ میں ان تصاویر کو موجودہ دنیا کے روبرو پیش کرسکتا تو مجھے یقین تھا کہ اُن تصاویر میں دنون کے زخموں کے گھاؤ کھلے کے کھلے دکھا دیتا اور میں آپکو قائل کردیتا کہ عزیز وقت کی جدائی کے زخم ہاں دنوں کے گذر جانیکے گھاؤ ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ پر افسوس کہ قدرت نے وہ شو رنگ روم ہم سے مخفی رکھا ہے پر کیا ہم اِس بات سے اب تک قائل نہیں ہوے ؟

اگر آپ کو دعوی زیر بحث پر ابھی شبہ ہو تو آپ اُس گروہ پر نظر ڈالیں جنکو ہم ہمعمر اور ہمزمان اور ہمعصر وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ صفحہ ہستی پر نمودار ہوے اور جو ہمارے ساتھ ساتھ چلے اُن میں سے کتنے ہیں جو اپنی دوستونکو نہیں روتے۔ اُنہیں سے کتنے ہیں جنکو گذرے ایام نے گھائل اور زخمی کرکے آنیوالی نسلوں کے دردوں کے گدگر نہیں بنا دیا؟ وہ اپنی حاجت روائی کے لئے ہمکو نہیں بلکہ انکو تاک رہے ہیں جنکا دنیا میں ابھی وجود بھی پایا نہیں جاتا ہے۔ نامعلوم دنوں کے ترکش زہر میں بجھائے گئے ہیں کہ جنکو یہہ تیر لگ گئے شفا نے پھر مدت تک مریض وقت کی گلی میں آنا موقوف رکھا۔ ناظر آپ کا کیا حال ہے ؟

راقم

پادری غلام مسیح از انبالہ

مراسلات

جنٹلمن! مجھے ضرور پڑھیئے

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

برائے نوازش ان چند سطور کو اپنے اخبار نایاب کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر بندہ کو مشکور و ممنون فرمائیگا:

مورخہ ۱۵ جولائی بوقت چھ بجے شام کو مشن ہائی سکول جالندھر میں ٹمپرنس کا جلسہ منعقد ہوا جسمیں جالندھر ٹمپرنس ایسوشی ایشن کے ممبروں کے علاوہ شہر کے دیگر رؤسا و معزز صاحبان بھی تشریف آور تھے۔ اور مشن سکول کے طلبا بھی بڑی خوشی سے حاضر ہوئے رکارروائی جلسہ تو بہت طول طویل ہے مگر میں بہت ہی مختصر طور پر اسکو ہدیہ ناظرین کرونگا (جبکہ چند ایک مفید باتیں ہدیہ ناظرین ہیں) آغاز جلسہ ایک گیت سے ہوا۔ جو کہ نہایت ہی سریلی راگ سے ہرمونیم باجے کے ساتھ گایا گیا۔ اس کے بعد جناب مولوی عبدالعزیز صاحب نے ایک نظم درمذمت شراب نہایت خوش اسلوبی سے پڑھی پھر مشن سکول ففتھ ہائی کلاس کے ایک طالب علم نے انگریزی میں ایک تحریری مضمون پڑھا جو قابل تعریف تھا۔ اس کے بعد اور کئی ایک غزلیں پنجابی اور ہندوستانی میں گائیں گئیں۔ جو باجے کے ساتھ نہایت ہی بھلی معلوم ہوتی تھیں۔ اور کئی ایک اصحاب نے جو غالباً اس ٹمپرنس ایسوشی ایشن کے ممبر تھے یکے بعد دیگرے تقریر کی جن میں سے جناب پروفیسر جیدرسین گپتا کی تقریر کچھ مختصر طور پر ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ جو میرے خیال میں خالی از فائدہ نہوگی:

مسٹر پروفیسر صاحب نے بیان کیا کہ ٹمپرنس ایسوشی ایشن کی بابت اکثر لوگ غلط فہمیوں میں پڑے رہتے ہیں۔ مثلاً......

پہلی غلط فہمی یہہ ہے

کہ ٹمپرنس سوسائٹی میں ہی ہونے سے لوگ شراب اور دیگر منشی اشیا کو چھوڑ سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں نہیں نہیں یہہ صرف غلط فہمی ہے۔ بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں کہ جو کبھی ٹمپرنس کے ممبر نہیں ہوئے اور شاید انہوں نے ٹمپرنس کا نام بھی نہیں سنا تو بھی سب نشوں سے کوسوں دور ہیں۔ تسپر بھی ٹمپرنس میں شریک ہونا خالی از فائدہ نہیں:

دوسری غلط فہمی یہہ ہے

کہ اکثر لوگ خیال کیا کرتے ہیں کہ ٹمپرنس کے ممبر فرشتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بعض ایسے بھی حضرات ہوتے ہیں۔ کہ یہاں پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر تو لمبے چوڑے لکچر دیئے اور گھر میں جاکر (ذرا رات کیوقت) بوتل کی بوتل چڑھا گئے۔ پس ٹمپرنس میں بھی سب کے سب ایسے نہیں ہوتے جو کسی نشہ کو ہاتھ نہ لگاویں اور ایسے اشخاص سے ہمیں بچنا لازم ہے:

تیسری غلط فہمی یہہ ہے

کہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہہ ٹمپرنس والے ناحق شرابیوں کو کوستے اور گالیاں دیتے ہیں۔ دیکھو جی وہ تو بڑا اپلیڈر یا ای۔ اے۔ سی ہے اگر ذرا سی پی لی تو ہوہی کیا گیا نہیں بھائی نہیں ہم لوگ شرابیوں کو نہیں کوستے اور نہ ہی گالیاں دیتے۔ پر شراب اور اس کے فعل کو:

چوتھی غلط فہمی

بعضے لوگ بالڑکے جو منشی اشیا استعمال نہیں کرتے اکثر کہا کرتے ہیں۔ کہ ان ٹمپرنس والونکو معلوم نہیں کیا ہوگیا ہے۔ ہم لوگ تو شراب نہیں پیتے ناحق کو ہمارا مغز چاٹتے ہیں۔ اے عزیزو یہہ سراسر غلط فہمی ہے۔ ہمارا یعنے ٹمپرنس والوں کا پہلا اور بڑا فرض یہہ ہے۔ کہ پہلے انکو جو شراب نہیں پیتے روکیں۔ کہ اسکو کبھی استعمال مت کرو۔ اور پھر ہمارا فرض ہے کہ پینے والوں کو منع کریں کہ اس کا فرکو چھوڑ دو: باقی آیندہ

راقم

ایم۔ اسٹیفن از ریاست بہاولپور حال وارد شہر جالندھر

بخدمت جمیع علماء ملت محمدیہ

التماس

موافق عقاید اصول فریق ہائے محمدیہ قرآن منزل من اللہ ہے اور بدلائل و اسنادات قرآن ظاہر کہ محمد صاحب تسلط شیطان سے محفوظ کیا گیا تھا اول یہہ کہ بوقت تلاوت قرآن پناہ مانگنا ساتھ خدا کے شیطان رانده ہوئے سے محمد صاحب پر فرض پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱۳ - ۱۰۰

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پس رسول ہوکر ترک فرض نہیں کرسکتا اور بعد ادائے فرض تسلط شیطان سے محفوظ دوسرا جو متوکل بخدا اور ایماندار ہیں انپر تسلط شیطان نہیں ہے اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور بہ نسبت ایمانداران اور متوکلاں پیروان اپنے کے محمد صاحب زیادہ تر ایماندار اور متوکل بخدا کہا جائیگا اسواسطے انپر ہرگز تسلط شیطان ہو نہیں

ستا تیسرا شیطان کا تسلط مشرکوں پر اور جو شیطان کے ساتھ مودت رکھتے ہیں ہوتا ہے اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَهُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ جبکہ محمد صاحب نہ مشرک اور نہ شیطان کے ساتھ مودت رکھتا ہے تو یہہ ہر صورت محفوظ ہوئے چوتھا حفاظت در نگہبانی ابلاغ کیواسطے جماعت فرشتوں کی پس و پیش رہتی تھی پارہ ۲۹ سورہ جن رکوع ۲ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا باوجود اتنی حفاظت کے اگر بغیا موتیں زیر بالائی ہو یا شیطان مداخلت کرے تو حاضر رہنا اور حفاظت کرنا فرشتوں کا سراسر بیکار و بے فائدہ ہوا پانچواں غرض دیکھو خود پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱۳ + ۱۰۰ اسوقت پڑھنے سورہ والنجم کے ضرور ادا کیا ہوگا اور وحی کے رو سے پڑھ رہے تھے اور شدید القوی تعلیم دینیوالا تھا اس موقعہ پر بھی شیطان کا تسلط کرنا بجا خود بلکہ آنا من المحال اور مفسر تفسیر معالم التنزیل تحقق الرائے ابن عباس و محمد بن کعب القرظی وغیرہما من المفسرین بخلاف آیات قرآنی مذکور بالا تفسیر کیا قولہ فکان یوما فی مجلس القریش فانزل اللہ تعالے سورۃ والنجم فقرأہا رسول اللہ حتی بلغ قولہ افرأیتم اللات والعزی ومنات الثالثۃ الاخری القی الشیطان علی لسانہ بما کان یحدث بہ نفسہ ویتمناہ تلک الغرانیق العلاو ان شفاعتہن لترتجی فلما سمعت قریش ذلک فرحوا یہ مفسرین لکھتے ہیں کہ بروز نزول سورہ والنجم جسوقت محمد صاحب پڑھنے لگا تو موافق صلاح نفس اور خواہش محمد صاحب کے شیطان نے اُسکی زبان پر کلمات تعریف بتوں کے القا کر دیئے اور قریش سُنکر خوش ہوئے یہہ عجیب حیرت انگیز

تفسیر ہے کیونکہ جب صلاح نفس اور خواہش محمد صاحب کے پہلے سے تھی تو القا کرنا شیطان کا کیا معنے رکھتا ہے بغیر ہی جوائے ادائے اسبات کو جانتے ہیں کہ جو کچھ دل میں ہوتا ہے وہ زبان پر آتا ہے ہاں اگر صلاح نفس اور خواہش دلی کو مشورہ شیطانی کہا جاوے تو البتہ جائے دار و کیونکہ منشا سورہ مذکورہ سے ہر دو امور پائے جاتے ہیں اول منجانب اللہ قسم یاد کر کے فرمایا کہ جو کچھ کہتا ہوں ہوائے نفس اور گمراہی سے نہیں بلکہ بحکم خدا وحی کے رو سے ہے تاکہ صحابہ کرام وغیرہ مریدوں کے دلی خیالات مذبذب نہو ویں اور زبان حرف گیری مسدود رہے دوسرا مشرکان عرب بتوں کی تعریف کرنے سے خوش ہو کر مطیع ہو جاوینگے لیکن انہوں نے بخلاف اُس کے یہہ سمجھا ہوگا کہ پیغمبر محمد صاحب نے سابقہ پیروی اباء اجداد اپنے کی قبول کر لی اسواسطے خوش ہوئے ہونگے اور جب موافق صلاح نفس اور مشورہ مجوزہ کے مطابق برآری نہوئی تو ضرور باعث رنج خاطر ہوا ہوگا اور منسوخ کرنا اُس آیت کا بھی لازم آیا اب مضمون مفسرین نکلا اور آیات قرآنی مذکورہ بالا جس سے محمد صاحب کا محفوظ رہنا تسلط شیطان سے پایا ہے میزان عقل میں وزن کیا گیا تو قرآن کا مضمون مفسروں کی تفسیر اور تشریح سے زیادہ معتبر ہے پس تفسیر کرنا اُن کا سراسر غلط بلکہ الزام اور افترا ہے کیونکہ اگر تفسیر کرنا اُنکا صحیح ہو تو قرآن کو منزل من اللہ کہنا باطل بلکہ خود ساختہ کلام انسان کہا جائیگا اور وعدہ الٰہی محفوظ ہونے تسلط شیطان سے محض پیغمبر بن کر حاضرین کی تسلی کرتے تھے ورنہ یہہ بات بے بنیاد تھی لیکن جب مضمون آیت قرآنی جسکا مفسروں نے تفسیر کی بنظر غور دیکھا تو فی الحق قول مفسرین کا صحیح اور درست ہے پارہ ۱۷ سورہ حج رکوع ۷ + ۵۱ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى

الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اپنی بات کی درستی کیواسطے اوروں پر الزام لگایا ورنہ کسی پیغمبر نے ایسا تمنا نہیں کیا اور کلمات تعریف بتوں کے شیطان نے اُنکی زبان پر القا نہیں کئے الا محمد صاحب اور متن قرآن سے یہہ بھی ظاہر ہوا کہ جو مضمون بصلاح نفس اور تمنا دلی رسول کے ہو اسمیں القا شیطانی ضرور ہو جاتا تھا اور جب القا شیطانی ہوا تو تعمیل کرنا اُسکا تابعداری شیطان داخلی گناہ اور دوسری جگہ قرآن میں فرمایا کہ جو منسوخ کرتے ہیں ہم آیاتوں سے یا بھلا دیتے ہیں تو لاتے ہیں ہم بہتر اُس سے یا مانند اُس کے پارہ اول سورہ بقر رکوع ۱۳ + ۱۰۰ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بھلا دینا تو خدا کا خاصہ نہیں کیونکہ جسمیں سہو و نسیان ہے وہ خدا نہیں اور آیت منسوخ شدہ کے مانند یا بہتر اُس سے لانیکے یہہ معنے ہونگے کہ جسوقت محمد صاحب نے منجملہ تین سو ساٹھ ۳۶۰ بتوں کے فقط تین بت کی تعریف کا تمنا کیا تو شیطان نے القا کر دیا کہ وہ بلند پرواز اور صاحب شفاعت ہیں وہ آیت تو منسوخ ہو گئی پس اُس سے بہتر یہہ آیت نازل ہوئی کہ جسمیں رضا اور پسندی محمد صاحب کی تھی وہی بت اور بتخانہ معبود اور مسجود اور محمد صاحب معہ جمیع اُمت محمدیہ تا دم حال اُنکے ساجد کئے گئے پارہ ۲ سورہ بقر رکوع ۱۷ + ۱۳۵ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ اور بعد اسکے تا زمان فتح مکہ بموجودگی جملہ بتوں کے محمد صاحب اور جمیع اُمت محمدیہ اُنکا سجدہ کرتے رہے اور بعد فتح مکہ اور تو سب معبود نکالے گئے لیکن ایک حجر الاسود منجملہ



اُن خداؤں کے رکھکر واحد پرستی معروف کی گئی لہٰذا عرض رسان ہوں کہ وہ آیت جسمیں خواہش نفس اور تمنا تعریف بتوں کا تھا منسوخ ہوگئی اور جب بموجودگی اُن سب بتوں کے اُس بتخانہ کا سجدہ اور طواف کرنا محمد صاحب کو پسند تھا تو ضرور القاء شیطانی ہوا زیراکہ بالا مذکور ہوچکا ہے کہ جو مضمون بصلاح نفس اور تمنا دلی رسول کے ہو اُسمیں القاء شیطانی ضرور ہوجاتا تھا - اور اگر اُسکو القا شیطانی کہنا ناجائز ہو تو اُس کے ثبوت میں سند پختہ سے مطلع فرماویں *

زقیہ

برخوردار خان کوئٹہ مشن ہسپتال

خدا کیا چاہتا ہے کہ ہم کرین

میرے غیر مسیحی بھائیو اس وقت جو باتیں مذکورہ بالا سوال کی نسبت قلمبند کیجاتی ہیں وہ خاصکر ایسی اصطلاحوں اور اشاروں سے علاقہ رکھتی ہیں جنکو مسیحی لوگ سمجھتے اور جانتے ہیں - یہہ نہیں کہ غیر مسیحیوں کو ان سے فائدہ نہیں پہنچ سکتا - لیکن ہم میں سے اکثروں کو راستبازی کی بھوکھ اور پیاس لگی رہتی ہے اسواسطے خاصکر مسیحی بھائیوں کی طرف خطاب کیا گیا ہے - اے خدا باپ مجھہ لکھنے والے اور پڑھنے والوں کو اپنے کلام کی برکت سے بہت سے روحانی فایدے بخشدے - ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے آمین - عنواں یہہ ہے کہ خدا کیا چاہتا ہے کہ ہم کریں - اسمیں دو باتیں شامل ہیں اول کہ کیونکر خدا کی مرضی ظاہر ہوئی - دوم ہماری نسبت عمل کرنے کی بابت خدا کیا چاہتا ہے - مقدس پطرس اگلے نبیوں کی بابت فرماتا ہے کہ اُس کی تحقیق میں تھے کہ مسیح کی روح جو اُنمیں تھی جب مسیح کی بابت اُس کے دکھوں کی اور بعد اُنکے اُس کے جلال کی آگے گواہی دیتی تھی کس زمانے یا کس طرح کے زمانے کا بیان کرتی تھی " یوں ہی ہم دیکھتے ہیں کہ خدا باپ کی مرضی بجالانے کے زمانے یا کس طرح کے زمانے کا بیان کرتی تھی - " یوں ہی ہم دیکھتے ہیں کہ خدا باپ کی مرضی بجالانے کے بارہ میں مسیح کی روح نے داؤد کی زبانی یہہ فرمایا تھا کہ " ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نے نہ چاہا - تو نے میرے کان کھولے - سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی کا تو طالب نہیں - تب میں نے کہا دیکھہ میں آتا ہوں کتاب کے دفتر میں میرے حق میں لکھا ہے - اے میرے خدا میں تیری مرضی بجالانے پر خوش ہوں " غرض خداوند یسوع مسیح خدا کے ٹھہرائے ہوئے ارادے اور علم ازلی سے سونپا گیا اور اُسکو یہودیوں نے بیدینوں کے ہاتھہ سے کیلیں گڑوا کے اُسکو قتل کروا ڈالا - اور خدا نے موت کے بند کھول کے اُسے اُٹھایا - یوں وہ آپ سے ہمارے گناہوں کو پاک کرکے بلندی پر جناب عالی کے دہنے جا بیٹھا اور سب کچھہ جو موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے نوشتوں اور زبوروں میں اُسکی بابت لکھا تھا تکمیل کو پہنچا - اسطرح سے وہ خدا کی مرضی بجالایا تاکہ جہان کی نجات ہو کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پاویں اور خدا باپ صرف اپنے قدوس بیٹے کی صداقت سے خوش ہوا کیونکہ یہہ اُسکی صداقت اپنی ذات الٰہی کی صداقت تھی - اُس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ کوہ سینا پر شریعت دی گئی تھی اور سب لوگوں (یعنے چھہ لاکھہ سے زیادہ نے) جب یہہ عظیم الشان نظارہ دیکھا تو ہٹے اور دور جا کھڑے ہوئے - تب انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ تو ہی ہم سے بول اور ہم سنیں لیکن خدا ہم سے نہ بولے کہیں ہم مر نہ جاویں - تو خدا نے ایسی درخواست کی بابت فرمایا تھا کہ جو کچھہ اُنہوں نے حورب میں مانگا اور جو کچھہ کہا اچھا کہا ہے - اسمیں راز مخفی یہہ تھا کہ انہوں نے خدا کے اور اپنے درمیان ایک درمیانی کی درخواست کی تھی جو انسان ہوکے اُن سے کلام کرے - کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے - شریعت کیوقت تو ایک ہی دفعہ آواز آئی تھی مگر اِس درمیانی یعنے خداوند مسیح کی نسبت نئے عہد نامہ میں تین دفعہ کیوں آواز آئی - ۱ - اصطباغ کے وقت ۲ - یونانیوں سے ملاقات کیوقت ۳ - پہاڑ پر تبدیل صورت کے وقت - کیا اس سے کہ پرانے عہد نامہ کی نسبت صرف ایک دفعہ اور نئے کی نسبت تین دفعہ آواز آئی - یہہ نہیں کہ خدا باپ کی مرضی ہے کہ اس اشارہ سے ہم خداوند مسیح کی طرف زیادہ متوجہ ہوں ؟ اور کہ ہمارے دل خدا کے بیٹے کی طرف مائل ہوجائیں - جب تیسری آواز کے وقت موسیٰ اور الیاہ دکھائی دئے تو گویا شریعت کی طرف سے ایک ڈیلیگیٹ موسیٰ اور انبیا کی طرف سے دوسرا ڈیلیگیٹ الیاہ حاضر ہوئے تاکہ اس اشارہ سے ہم سمجھہ جاویں کہ اب شریعت اور نبوت دونو مسیح پر ختم ہیں - اور اسکی موت کی بابت چیت ہورہی تھی کہ ساری برکتیں صلیب سے صادر ہونگی اور دیکھو ایک نورانی بدلی نے اُن پر سایہ کیا اور دیکھو اُس بادل سے ایک آواز اس مضمون کی آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں تم اُسکی سنو یعنے کہ شریعت اور نبوت ختم ہوگئی اور کہ خدا جو طرح بطرح اور بار بار نبیوں کی معرفت اگلے زمانے میں کلام کرتا تھا اب اِس زمانے کے آخر میں بیٹے کی معرفت کلام کرتا ہے اسواسطے تم اُسکی سنو اور کہ جو درخواست انہوں نے حورب میں کی تھی وہ بھی پوری ہوئی کہ اپنے جنس انسان میں خدا کی باتیں سنیں دہی ایک

ہی درمیانی ہے کسی اور کی ضرورت نہیں رہی جو کوئی بیٹے کا انکار کرتا ہے سو باپ سے بھی اُسکو واسطہ نہیں پر وہ جو بیٹے کا اقرار کرتا ہے باپ سے بھی وہ واسطہ رکھتا ہی بھائیو اسی اصول کے مطابق جو مقدس یوحنا رسول نے بتایا ہے جو کوئی بیٹے کی سنتا ہے وہ خدا کی سنتا ہے کیونکہ خدا باپ آسمان سے فرماتا ہے کہ تم اُسکی سنو۔ لیکن جو کوئی بغیر مسیح کے کوہ سینا پر جانے چاہتا وہ سرحد کو توڑتا ہے اور جو دروازہ سے داخل نہیں ہونا چاہتا وہ چور اور بٹمار ہے یہانتک تو اول بات اختصاراً تمام ہوئی کہ خدا کی مرضی کیونکر ظاہر ہوئی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ تم اُسکی (یعنے مسیح کی) سنو

اب دوسری بات یہہ تھی کہ ہماری نسبت عمل کرنے کی بابت خدا کیا چاہتا ہے۔ کوئی یہہ نہ سمجھے کہ یہہ ایسا سوال ہے جو فلپی کے قید خانہ کے داروغہ نے کیا تھا کیونکہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ان باتوں کا خطاب خاصکر مسیحی بھائیوں کی طرف ہے جو ایمان لا کے نجات یافتہ ہو گئے ہیں کیونکہ سوال یہہ نہیں ہے کہ ہم کیا کریں تاکہ نجات پائیں بلکہ ہماری نسبت جو مسیحی ایماندار ہیں خدا کی کیا مرضی اور مراد ہے یقیناً اسکا مجملاً جواب یہہ ہو کہ خدا کی مراد تمہاری پاکیزگی سے ہے تم پاک بنو کیونکہ میں پاک ہوں اور دونو عہد ناموں کا مقصد اور مآل اور ہماری نجات کی غرض یہی ہے۔ لیکن افسوس کہ بعض آدمی اس مآل کو تو جان گئے ہیں لیکن اُس طریقہ سے جس سے آدمی پاکیزگی میں ترقی کرتا ہے ناواقف رہتے اور مدتوں تک اُنکی مثال اُس آدمی کی مانند ہوتی رہتی ہے جس نے اپنا گھر ریت پر بنیاد ڈالکے بنایا تھا اور ساری عمارت جب مینہ برسا اور آندھیاں چلیں دھڑام کرکے گر گئی اور اُسکا گرنا ہولناک واقعہ ہوا مگر اُنکی عمارت تو بلا تکلیف بغیر مینہ اور آندھیوں

کی مصیبت کے بنتی اور گرتی رہتی ہے۔ کوئی نہ سمجھے اس سے طعن کی نیت معلوم ہوتی ہے بلکہ میرے بھائیو جو کچھ کوئی کہتا ہے وہ اپنے تجربہ کی کہتا ہے ہم اپنا دوسرے سے مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ فریسی اور محصول لینے والیکی مثال سب کو معلوم ہے اور اگر کسی پر عیب لگانے کی نیت ہو تو خداوند کی طرف سے اپنے بھائی کی آنکھہ کا تنکا نکالنے والے کی نسبت جو خطاب ہے وہ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن میں اٹھارہ برس سے مسیحی ہوں اور ایک مفید فیضان الٰہی سے جو ان دنوں مجھے اُبھار رہا ہے خالص بھائیوں کی محبت کی غرض سے یہہ باتیں لکھہ رہا ہوں اور میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کوئی میری نسبت کیا خیال کرے بلکہ اس بات سے زیادہ خوف کھاتا ہوں کہ کوئی مجھے بھلا کہے کیونکہ میں نے تجربہ سے یہہ بھی معلوم کیا ہے کہ لوگوں کی تعریف سے مجھے بہت ہی نقصان اور ضرر پہنچا ہے۔ بتاتا ہوں کہ میری گذشتہ حالت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ زنبور شیشہ والے دروازہ کے آگے جاتے ہیں اور بار بار ٹکر کھاتے تو بھی اپنی کوشش سے باز نہیں رہتے کیونکہ اُنکو آگے کا راستہ صاف نظر آتا اور خوب دکھائی دیتا اور نہیں جانتے کہ ایک شفاف جرم یعنے شیشہ ہم کو آگے پرواز کرنے سے روکتا ہے اور آخرکار چوٹوں سے گھائل اور بھوکھہ سے ادھموئے ہو کر گر پڑتے۔ اب اُڑنے کی سکت بھی نہیں رہتی اور انجام کار مر جاتے ہیں۔ پر شکر خدا کا جس نے اپنے فضل اور کرم اور اپنی لازوال محبت سے نہ صرف مجھے جسمانی موت بلکہ ہلاکت سے بچا رکھا ہے بھائیو اسوقت میں گلاتیوں اور رومیوں کی طرف کے خط کا خلاصہ نہیں لکھہ سکتا اور اس رائے کی کہ ہم رسمی اور ملکی شریعت سے آزاد کئے گئے ہیں مگر اخلاقی شریعت یعنے دس حکموں کا ماننا ہمارا فرض ہے میں تردید نہیں کرتا اور یہہ بھی جانتا ہوں کہ اخلاقی

شریعت یعنے دس احکام کی ہماری کلیسیا کی رائے کے مطابق نہایت ضرورت ہی خاصکر میری نظر انمطاؤس ا باب ۸ پر ہے (باقی آیندہ)

راقم میر عالم از بٹالہ

کرسچن اینڈیور

اگست ۲۹ خدا کی دی ہوئی قوت۔ پیدائش ۴۹: ۲۲-۲۴ ؛
" ۳۰ جسکے لئے انتظار اور دعا ضرور ہے۔ اعمال ۱: ۱-۸ ؛
" ۳۱ نئی نئی روزانہ شفقتیں۔ نوحہ ۳: ۲۲-۲۶ ؛
ستمبر ۱ قوت کا چشمہ۔ زبور ۴۳: ۱-۵ ؛
" ۲ جس سے خاکساروں کے دل تازہ ہوتے ہیں یسعیاہ ۵۷: ۱۵ و ۱۶ ؛
ستمبر ۳ خدا کا قوت دینے والا افضل۔ اکرنتھیوں ۱۵: ۱-۱۰ ؛
" ۴۔ اتوار۔ نئے کام کیواسطے نئی قوت۔ زبور ۲۷: ۱-۱۵ ؛ اعمال ۲۷: ۱۵ ؛

مسیح ہمیں برابر نئے نئے کاموں کے لئے بلاتا رہتا ہے۔ اگر ہم چھوٹے کام میں وفادار نکلیں تو بڑے بڑے کام بھی ہمکو دیگا۔ لوقا ۱۹: ۱۷ ہم اپنے موجودہ کام پر قناعت نہ کر بیٹھیں۔ شاید ہمارا کوئی بھائی یا دوست ہو جسکو ہمنے ابتک مسیح کے پاس لے آنے کی کوشش نہیں کی شاید ہماری کوئی فضول خرچی ہو جس سے ہم باز آکر اُس رقم کو اپنے خداوند کے کاموں میں صرف کر سکتے ہیں۔ چلو ہم مسیح سے دریافت کریں کہ اے خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ میں کیا کروں؟ وہ ضرور اپنی مرضی ہم پر ظاہر کریگا ؛

ہم اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ ہمارا کام کیسا ہی کیوں نہ ہو اُسکے حسن انجام کی قوت صرف خدا ہی سے ہوتی ہے۔ جب ہم اپنی ہی طاقت پر توکل کرتے ہیں تو ساری کوشش بیکار ہی رہتی ہے زبور ۱۲۷: ۱ ؛

بھی کامیابی کا وسیلہ کچھ دور نہیں۔ پاس ہی ہے۔ ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں۔ خدا دینے کو تیار ہے۔ یسعیاہ ۶۴: ۱۸ حرف ہماری دعا اور ایمان کی انتظاری ہو رہی ہے۔ اُسکی قوت سے ہر کمزوری اور نالائقی جاتی رہیگی اور ہر کمی پوری ہو جائیگی یسعیاہ۔ ۴۰: ۳۱ ؁

ے ہرچند پیر و خستہ دل و ناتواں شدم
ہرگاہ نظر بروئے تو کردم جواں شدم

ان سب باتوں کو یاد کر کے ہم پولس رسول کی طرح خدا کا شکر کریں اور نئے کام کے واسطے متعد اور خاطر جمع رہیں ؁

تین ضروری سوال

(۱) میں خود مسیح کے لئے کونسا نیا کام کروں؟

(۲) ہم سب ممبر ملکر کونسا نیا کام اختیار کریں؟

(۳) ہماری اِس سوسائٹی میں کیا کیا کمیاں ہیں جنکو ہم اِس سال پورا کرنے کی کوشش کریں؟

خط و کتابت پادری۔ ٹی گریم بیلی وزیر آباد سے کرنی چاہئے

مقام میسچوسٹس (ملک امریکہ) کی کمیٹی حفظانِ صحت نے بہت سے تجربوں اور مشاہدوں کے بعد یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ گندے نالوں کے باعث جو پانی خراب ہو جاتا ہے اُن میں خاص بیماریوں کے کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ جو سورج کی روشنی کے بالمقابل کرنے پر ۹۵ درجہ کی گرمی میں ہی سب مرجاتے ہیں۔ باقاعدہ تحقیقات کرنا تو سائنس والوں کا کام ہے۔ لیکن یہہ نتیجہ ضرور برآمد ہوتا ہے کہ پانی کی خرابیاں دور کرنے کے لئے سورج کی روشنی سے بڑھکر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ہماری رائے میں بجائے آگ پر گرم کرنے کے اگر سورج کی روشنی میں کچھ عرصہ رکھنے کے بعد پانی کا استعمال کیا جاوے تو غالباً پانی مضر صحت نہ ہوگا ؁

واقعات و کوائف

ڈاکٹر گرو داس بنرجی صاحب سابق جج ہائی کورٹ کلکتہ کو بھی اسی موقع پر نائٹ بنا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی عام لیاقت اور سادہ مزاجی سے سب واقف ہیں۔ گورنمنٹ کی اِس مہربانی کا بھی عام طور پر شکریہ ادا کیا جاویگا ؁

عجیب وصیت۔ جزیرہ ارگنی کے شرف مسٹر ٹامس صاحب وصیت کرتے ہیں کہ انہیں ایسے جالی کے کفن پہنا کر بہوڑ کو سب سے پہلے نکل آویں۔ پُر مذاق آدمی موت کے وقت بھی مذاق سے نہیں چوکتے ؁

برطانیہ اعظم میں سال گذشتہ کے اندر ۵۸۳ ایجادیں عورتوں نے کیں جنکے لئے اُن کے نام خاص رجسٹری کی گئیں نہ معلوم ہمارے دیس میں عورتوں کب تک مفید بنایا جاویگا۔ لیکن یہاں کے تو مرد بھی ابھی تک مفید نہیں بنے۔ پھر عورتوں کا تو ذکر ہی کیا ہے ؁

امریکہ کی مشہور نمائش سینٹ لوئیس میں کمائی کے لئے لنڈن سے تین سو مشہور چور روانہ ہوئے ہیں جنکی خبر لنڈن کے سراغرسان پولیس نے پہلے سے ہی دیدی ہے۔ مغرب نے ہر ایک برے بھلے پیشہ میں کمال حاصل کیا ہے ؁

انگلستان اور ویلز میں کل آمدنی آبکاری سے تقریباً ایک کروڑ اسی لاکھ روپیوں کے قریب ہوئی جنمیں سے محض لنڈن کی کمائی ۲۸ لاکھ روپیوں سے زیادہ تھی۔ اِس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے حکمرانوں کے ملک میں شراب نوشی کا کس قدر زور ہے۔ باوجود ٹمپرنس سوسائیٹیوں کی لگاتار کوششوں کے یہہ نتیجہ بڑا ہی خطرناک ہے جب لنڈن کے بعض اعلیٰ درجہ کے اخبار نویسوں کا یہہ خیال ہے۔ کہ شراب خور قومیں ہی تہذیب میں زیادہ ترقی کرتی ہیں اور جبکہ ایسے خیالات کی پیروی کرنے والے اِس جگہ لاکھوں ہیں تو ٹمپرنس سوسائٹی کا انگلستان میں زیادہ کامیابی حاصل کرنا نہایت مشکل نظر آتا ہے ؁

جزیرہ مکاسر کے راجا کی نسبت ایک انگریز سیاح لکھتا ہے کہ وہ بڑا سادہ مزاج اور دولت مند ہے۔ سوداگری کے ذریعے سے ہی لاکھوں کروڑوں پیدا کرتا ہے۔ لیکن اپنی آمدنی کا بقایا ہر سال کسی خفیہ جگہ میں دبوا دیتا ہے اور اسی وقت دفن کرنے والوں کے ساتھ قاتلانہ سلوک کرتا ہے یہہ روایت پرانی ہے۔ کچھ نئی نہیں۔ کشمیر کے سابق مہاراجہ گلاب سنگھ کی نسبت بھی یہی روایت اور پٹیالہ کی ریاست کے متعلق بھی ایسا ہی سنا گیا تھا ؁

بوہیمیا میں ایک موچی کی عورت کے سولہ بچے پیدا ہو چکے ہیں اور اس وقت ایک دم سے اُسنے ۴ بچے جنے ہیں جنمیں سے ۲ زندہ ہیں۔ یہہ اصول ہر ایک جاہل سے جاہل والدین کو سمجھانے کے لائق ہے کہ اولاد اُسی قدر پیدا کرنی چاہئے جس کی تعلیم اور تربیت عمدہ طرح سے کرنے کی طاقت ہو ؁

پانچ روپیہ کے نوٹ۔ گورنمنٹ نے اعلان جاری کر دیا ہے کہ پانچ روپیہ کے نوٹ جو ہر جگہ تمام ہندوستان میں توڑائے سکیں گے اب تمام ہندوستان میں سوائے برہما کے جاری ہو گئے ہیں۔ نوٹ کسی قدر تقطیع میں بڑے ہیں اور انپر انگریزی کے علاوہ ہر ایک دیسی زبان میں پانچ روپیہ کا لفظ لکھا ہے پرانے نوٹ بھی جاری رہینگے اور مثل ان نوٹوں کے بلا خیال حلقہ کے فروخت ہو سکینگے ؁

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعۂ کرسچن لٹریچر سوسائٹی

کتاب	صفحے	قیمت
دیبیوں کی دیوتا پرستی	۴۰ صفحہ	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار	۱۲۸ "	/۲
تیرتھ	۳۴ "	۶ پائی
دیبیوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۲۰ "	۳ "
دیبیوں کی اصلیت و ماہیت	۱۲ "	۳ "
تاریخ طاعون	۴۲ "	۹ "
جھوٹی سچی خیرات ...	۱۲ "	۳ "
انگریزوں کے خانگی حالات باتصویر	۱۴۰ "	/۲
انگلستان کی مختصر تاریخ "	۹۴ "	/۱
جاپان .... "	۹۲ "	/۱ ۶ پائی
سیر ہندوستان "	۱۵۲ "	/۴
شریف بیبیاں "	۸۸ "	/۱ ۶ پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۵۰ "	/۱
مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات	۱۳۴ "	/۲
صفائی کیضرورت ...	۱۶ "	۳ پائی
آئینہ زندگی کیا آواگون یا ابدی زندگی ہے	۶۶ "	/۱
بچوں کی پرورش ...	۱۴ "	۳ پائی
مہارانی وکٹوریہ - رنگین تصاویر	۲۰ "	/۲
قدیم رومیوں کا تذکرہ باتصویر	۱۰۸ "	/۱
پرستش حیوانات ...	۱۶ "	۳ پائی
حکایات باتصویر بچوں کیلئے	۸۴ "	/۱
کشف الحقائق - مسیحی دین کے عقلی ثبوت	۲۹۱ "	/۸
مسیح کی تعلیم	۳۱۹ "	/۴
معذرت نامہ سقراط جسمیں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا حال بھی درج ہے		/۸
رومۃ الکبریٰ کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانہ یعنی پہلی صدی مسیحی کا ایک تاریخی ناول ۲۱۸ صفحہ ...		/۶
فیلطس یعنے رفیق صلیب ایک قصہ کے پیرائے میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات ... ۳۰۰ صفحہ ...		/۴
یودیاس نگاشی - چوتھی صدی مسیحی کا قصہ		/۶
سورج چاند ستارے - علم ہیئت کا رسالہ باتصویر		/۸
الیٹا و لاڈسے کا قصہ معہ تذکرہ ہومر ملک الشعراء کے یونان و یونانیوں کا علم الاصنام		/۴

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

سنڈے سکول یونین ہند کے ماڈریٹر ڈاکٹر ڈبلیو - الف - جانس صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ آنٹھ خادم الدین کی درخواست پر ۳۰ - اکتوبر ۱۹۱۲ء کو بروز منگل بوقت آٹھ بجے صبح سہارنپور میں سنڈے سکول کورہ کا خاص اجلاس فراہم ہوگا ۔

اشتہارات

ضرورت

جھنگ بار کے دیہاتی سکولوں کے لئے چند مدرسوں کیضرورت ہے - مڈل پاس کو ۱۵ - پرائمری پاس کو ۱۲ روپیہ تنخواہ کے علاوہ ۱۰ فی لڑکا علاوہ دس روپیہ کے الاؤنس دیا جاویگا - صرف مسیحی مدرس درخواست کریں ۔

وارث الدین

منیجر مدارس مشن گوجرہ ضلع جھنگ

پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے - تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکیمانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ۔

المشتہر

پادری والٹر جے - کلارک منیجنگ ڈائرکٹر

سہارنپور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۳
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۳/۸ " ۴/
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	۲/	۳/	عہ
نصف کالم	۳/	عہ	۱۰
پورا کالم	عہ	۱۰	۱۶
پورا صفحہ	۱۰	۱۶	۲۵

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری - ای - ایم - ویری صاحب ڈی - ڈی - اڈیٹر و منیجر نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم دائلی کے اہتمام سے چھپا